اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبد القادر صاحب کی علمی تحقیق کا تقابلی جائزہ

افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

المعروف

جواہر التحقیق

تحقیقات

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ

امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و اضافات

شیخ الحدیث علامہ قاضی

عبد الرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ جماعتیہ مہر العلوم گکریال راولپنڈی

مکتبہ امام احمد رضا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبد القادر صاحب کی
علمی تحقیق کا تقابلی جائزہ

افضلیت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

المعروف

جواہر التحقیق

تحقیقات

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ

امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و اضافات

شیخ الحدیث علامہ قاضی

عبد الرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ جماعتیہ مہر العلوم شکریال راولپنڈی

مکتبہ امام احمد رضا

نام کتاب : جواہر التحقیق

مصنف : شیخ الحدیث علامہ قاضی عبدالرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی
مہتمم جامعہ جماعتیہ مہرالعلوم شکریال راولپنڈی

کمپیوٹر ورک : حافظ محمد اسحاق ہزاروی

کمپوزر : محمد مقرب ستی

ہدیہ : -/450

ناشر :

مکتبہ امام احمد رضا
کری روڈ، شکریال راولپنڈی
051-4907446,0321-5098812
Website:www.jamia jamtia.com
E.Mail:Mehrul.uloom@yahoo.com

اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ
عرض ناشر	26
نگاہ اولین	28
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالقادر صاحب کے علم کا اجمالی تقابلی جائزہ	29
و اذ یمکر بك الذین کفروا..................سورۃ الانفال آیت 30	38
الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ............سورۃ التوبہ آیت 40	47
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالقادر صاحب کے علم کا تقابلی جائزہ	83
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضیلت پر اجماع احادیث مبارکہ سے	86
اجماع افضیلت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلف صالحین کے اقوال	95
آیئے! ائمہ کرام کے اعتقادو اقوال دیکھیے	106
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کی چھ وجوہ	231
آیاتِ قرآنیہ سے استدلال	245
پانچ مقدمات کو پہلے اختصار سے دیکھیے، پھر تفصیل سے	285
جب اصل مقصد (عقیدہ) بیان کردیا تو اب علماء کے اقوال نقل کرتے ہیں	440

پھر اصول حدیث کا قانون واضح ہے کہ خبر ضعیف جب متعدد طرق سے ثابت ہو تو وہ حسن لغیرہ بن جاتی ہے۔ اس کی وجہ واضح ہے کہ متعدد طرق سے اس کا ثبوت اس میں قوت پیدا کر دیتا ہے، پھر شرح عقائد کے آخر میں جن مسائل کا ذکر ہے ان میں شارحین نے جابجا لکھا ہے کہ یہ مسائل اخبار احاد متواتر المعنی سے ثابت ہیں۔

(۳) تیسری دلیل علامہ ہیتمی مکی رحمہ اللہ نے یہ بیان کی ہے:

"و ایضا ولیس الاختصاص بکثرۃ اسباب الثواب موجبا لزیادۃ مستلزمۃ للافضلیۃ قطعا بل ظنا لانہ تفضل من اللہ فلہ ان لا یثیب المطیع ویثیب غیرہ وثبوت الامامۃ وان کان قطعیا لا یفید القطع بالافضلیۃ بل غایتہ الظن کیف ولا قاطع علی بطلان امامۃ المفضول مع وجود الفاضل۔

کثرت اسباب ثواب کی وجہ زیادتی کا سبب نہیں جو مستلزم افضلیت قطعی ہو بلکہ ظنی ہے اس لئے کہ تفضیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ مطیع کو ثواب نہ دے اور غیر کو ثواب دے دے۔ ثبوت امامت اگرچہ قطعی ہے لیکن افضلیت قطعیہ کا فائدہ نہیں دیتی بلکہ غایت اس کی ظن ہے کس طرح (یہ نہ ہو) کیونکہ فاضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی امامت کا بطلان قطعی نہیں۔"

اگرچہ اس دلیل میں اجتہادی قول کے خطاء کی بات صریح طور پر موجود ہے کیونکہ کثرتِ ثواب اور خصوصی راز آپ کے دل میں رکھنا اور چار وجوہ افضلیت کی خصہ آپ (حضرت ابوبکر صدیق) میں ہی پائی گئی ہیں مطیع کو ثواب نہ دینا بھی رب تعالیٰ کی شان کریمی کے خلاف ہے، البتہ غیر مطیع کو ثواب دے دینا اس کا فضل ہے جس کی جلوہ گری آخرت میں ہوگی۔

پھر خلافت عامہ کا تو یہی قانون ہے کہ مفضول کی خلافت فاضل کے ہوتے ہوئے کبھی پائی جاتی ہے لیکن خلافت نبوت کا قانون ہی شانِ نبوت کے مطابق

بلند شان والا ہے۔ بلند شان والا ہی سب سے پہلے عظیم الشان کا خلیفہ بنا۔

زبدۃ التحقیق کے ص ۲۴ پر:

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ کی "وایضا" سے آگے عبارت کو نقل کیا گیا ہے کہ افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ظنی ہے بلکہ آگے اوراق میں یوں بیان کر دیا گیا ہے کہ علامہ مکی نے بحث کو سمیٹتے ہوئے آخر میں ظنی کو ثابت کیا ہے۔

کاش!! علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی فیصلہ کن بات کو نقل کیا جاتا جو یہ ہے:

"لکنا وجدنا السلف فضلوھم کذلك و حسن ظننا بھم قاض بانھم لو لم یطلعوا علی دلیل فی ذلك لما اطبقوا علیہ فلزمنا اتباعھم فیہ وتفویض ما ھو الحق فیہ الی اللہ تعالیٰ"

لیکن ہم نے سلف کو اسی پر پایا کہ انہوں نے فضلیت دی ہے ان کو (خلفاء راشدین کو) اسی طرح (یعنی ان کی خلافت کی ترتیب کے مطابق بلکہ افضلیت کے مطابق ترتیب خلافت رکھی گئی) اور ہمارا حسن ظن ان کے متعلق یہی فیصلہ کرتا ہے کہ بیشک وہ اگر اس (مسئلہ افضلیت میں حقیقت میں حق کیا ہے یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے۔

کاش!! "زبدۃ التحقیق" میں بھی یہ فیصلہ کن بات یوں لکھ دی جاتی کہ: اگرچہ مجھے دلائل ظنی بہتر نظر آتے ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ میری نظر و فکر کی کمی ہو، سلف صالحین کے اتفاق و اجماع کو ہم پر ماننا لازم ہے تو جھگڑا کرنے والوں کا جھگڑا بھی ختم ہو جاتا اور انصاف کی بات بھی ہوتی اور سلف صالحین کی یاد بھی تازہ ہوتی کہ ان کے اختلاف کس قسم کے تھے، ان میں کس درجہ کا انصاف پایا جاتا تھا بات تو وہی بنی کہ ہر شخص اپنی مرضی کی بات کرتا ہے جو جھگڑے کا سبب بنتی ہے۔

OOOO